روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار یکم دسمبر 2014ء 8 صفر 1436 ہجری یکم فتح 1393ہش جلد 64-99 نمبر 271

شہسوار

حضرت عمرؓ بن الخطاب 13 عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سے عمر میں تیرہ سال چھوٹے تھے قریش کے معزز خاندان سے تعلق تھا۔ حضرت عمرؓ شرفائے عرب میں رائج الوقت فنون تیر اندازی، شہسواری سے خوب واقف تھے۔ مکہ کے قریب عکاظ کے میلے میں کشتی جیتا کرتے تھے۔

(ابن سعد جلد 3 ص325)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

جب مدینہ میں یہ خبریں مشہور ہونی شروع ہوئیں کہ روما کی حکومت ایک بڑا لشکر مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے بھجوا رہی ہے تو مسلمان خاص طور پر راتوں کو احتیاط کرتے اور جاگتے رہتے۔ ایک دفعہ باہر جنگل کی طرف سے شور کی آواز آئی۔ صحابہ جلدی جلدی اپنے گھروں سے نکلے کچھ اِدھر اُدھر دوڑنے لگے اور کچھ مسجد میں آکر جمع ہو گئے اور اِس انتظار میں بیٹھ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلیں تو آپؐ کے حکم پر عمل کریں اور اگر خطرہ ہو تو اُس کو دور کریں۔ جب وہ لوگ اِس انتظار میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکلیں تو اُنہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے گھوڑے پر سوار باہر سے تشریف لا رہے ہیں معلوم ہوا کہ شور کی پہلی آواز پر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر جنگل میں اِس بات کے دیکھنے کے لئے چلے گئے تھے کہ کوئی خطرہ کی بات تو نہیں اور آپ نے اس بات کا انتظار نہ کیا کہ صحابہؓ جمع ہو جائیں تو ان کے ساتھ مل کر باہر جائیں بلکہ اکیلے ہی باہر گئے اور حقیقت حال سے آگاہ ہو کر واپس آئے اور صحابہؓ کو تسلی دی کہ خطرہ کی کوئی بات نہیں تم آرام سے اپنے گھروں میں جا کر سو رہو۔

(بخاری باب الشجاعة فی الحرب)

کم عقلوں کے ساتھ آپؐ نہایت ہی محبت اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک اعرابی نیا نیا اِسلام لایا اور آپ کی مسجد میں بیٹھے بیٹھے اُسے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی وہ اُٹھ کر مسجد کے ایک کونہ میں ہی پیشاب کرنے لگا۔ صحابہؓ اُس کو منع کرنے لگے تو آپ نے اُنہیں روک دیا اور فرمایا کہ اِس سے اُس کو ضرر پہنچ جائے گا تم ایسا نہ کرو جب یہ پیشاب کر چکے تو یہاں پانی ڈال کر اِس جگہ کو دھو دینا۔ (بخاری کتاب الوضوء باب ترك النبی ﷺ والناس (الخ)+ بخاری کتاب الادب باب قول النبی ﷺ یسروا......)

وفائے عہد کا آپ کو اِس قدر خیال تھا کہ ایک دفعہ ایک حکومت کا ایک ایلچی آپ کے پاس کوئی پیغام لے کر آیا اور آپ کی صحبت میں کچھ دن رہ کر اِسلام کی سچائی کا قائل ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس نے عرض کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میں تو دل سے مسلمان ہو چکا ہوں میں اپنے اِسلام کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مناسب نہیں تم اپنی حکومت کی طرف سے ایک امتیازی عہدہ پر مقرر ہو کر آئے ہو اِسی حالت میں واپس جاؤ اور وہاں جا کر اگر تمہارے دل میں اِسلام کی محبت پھر بھی قائم رہے تو دوبارہ آ کر اِسلام قبول کرو۔ (ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الامام یستجن به فی العهود)

(دیباچہ تفسیر القرآن' انوار العلوم جلد20 صفحہ 422)

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔ اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆............☆............☆

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بلند پایہ شخصیت

آپ اعلیٰ دانشور، خدا پرست، انسانیت دوست، منکسر المزاج، ہمدرد اور تیز فہم شخص تھے

پاکستانی سفارتکار شہزادی عابدہ سلطان کی یادداشتوں کا ایک حصہ

سپوت احمدیت حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی عظیم المرتبت ہستی کا اقرار جہاں اپنے کرتے ہیں وہاں آپ کے ساتھ کام کرنے والا ہر کوئی کرتا ہے۔ اس وقت اس کی ایک مثال پیش کرنا مقصود ہے۔ تقسیم برصغیر سے قبل متحدہ ہندوستان کی ایک بڑی مسلم ریاست ''بھوپال'' کے آخری حکمران نواب حمید اللہ خان کی بیٹی جو کہ قبل از تقسیم ولی عہد تھیں اور ان دنوں چیف سیکرٹری کے اہم عہدے پر بھی کام کر رہی تھیں اور قیام پاکستان کے بعد اقوام متحدہ، چین اور برازیل میں سفارت کاری کی اہم ذمہ داری ادا کرنے والی شہزادی عابدہ سلطان نے اپنی خودنوشت ''عابدہ سلطان ایک انقلابی شہزادی'' کی خودنوشت میں لکھا ہے کہ جب میں اپنی زندگی پر نظر دوڑاتی ہوں تو چھ افراد کے اپنی شخصیت اور زندگی پر گہرے اثرات دیکھتی ہوں۔ جن میں ایک حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیں، آپ لکھتی ہیں کہ:

میں سر ظفر اللہ خان سے پہلی دفعہ اس وقت ملی جب وہ ہز ہائی نس کے مشیر کی حیثیت سے بھوپال آئے تھے۔ 1944ء سے 1947ء کے دوران ہز ہائی نس شہزادوں کے ایوان کے سربراہ تھے۔ بحیثیت بھوپالی کابینہ کی صدر اور ریاست کی ولی عہد، میں ظفر اللہ خان سے لمبی لمبی گفتگو کیا کرتی تھی۔ یہی وہ دور تھا جب میں ان کی اعلیٰ دانش، خدا پرستی اور انسانیت دوستی سے آگاہ ہوئی۔ قادیانی ہونے کے ناطے ظفر اللہ خان بھوپال میں ایک غیر معمولی سی چیز تھے کیونکہ بھوپال میں شاید ہی کوئی دوسرا قادیانی تھا۔ مگر ذاتی عقائد کا ہمارے معاشرے میں احترام کیا جاتا تھا، پاکستان اور بھارت کی آزادی حاصل کرنے کے نازک سالوں میں ظفر اللہ خان ایک مضبوط پاکستان کے حصول کے لئے کام کر رہے تھے اور برصغیر میں ایک تیسرے بلاک کے وجود کے لئے انہوں نے شاہی ریاستوں کے یکجا ہونے کا نظریہ بھی دیا۔ ظفر اللہ خان اپنے ''راجستھان'' کے تصور پر دلجمعی سے کام کر رہے تھے اور یکجائی کے طریقہ کار اور ساخت پر ہز ہائی نس کے مشیر اعلیٰ تھے۔ سر ظفر اللہ خان کی مدلل اور قائل کردینے والی صلاحیتوں کی بنا پر ہندو شاہی ریاستیں خاص کر جودھپور، اندور، کشمیر اور بیکانیر شاہی ریاستوں کے مدغم ہونے اور تیسرا بلاک بنانے پر سنجیدگی سے غور کر رہی تھیں۔ ظفر اللہ خان کا خیال تھا کہ اس طرح کے تیسرے بلاک کے وجود سے پاکستان کے خلاف بھارت کے بڑھتے ہوئے وزن کے مقابلے میں توازن آجاتا۔ اگرچہ اس وقت تک دنیا کے نقشے پر پاکستان کا وجود نہیں تھا، مگر ظفر اللہ خان تبھی سے اس کی مضبوطی کے لئے ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

میری ملاقاتیں سر ظفر اللہ خان سے پاکستان میں ہوئیں جب وہ وزیر خارجہ تھے۔ خاص کر 1954ء میں جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں، میں پاکستانی وفد کی رکن تھی اور وہ اس کے سربراہ تھے۔ ظفر اللہ خان کے ساتھ اتنے قریب رہ کر کام کرنے کے بعد میں ان کی ذمہ داری اور پاکستان سے محبت کی معترف ہوگئی۔ ذیابیطس کے مریض ہونے کے باوجود وہ روز اٹھارہ گھنٹے پاکستان کے لئے کام کرتے۔ چند گھنٹوں کے لئے پاکستان کے اقوام متحدہ میں واقع دفتر کے ایک چھوٹے سے کمرے میں سو لیتے تاکہ پانچ ستاروں والے ہوٹل کے اخراجات بچ جائیں۔ ان کی حیران کن دانشمندی اور ذہانت نے انہیں اقوام متحدہ میں جمع دیگر وزرائے خارجہ کے درمیان امتیازی حیثیت دی تھی۔ ظفر اللہ خان نے ان کے سامنے پاکستان کا کیس انتہائی مدلل طریقے سے اور رواں مگر پاکستانی جھکاؤ لی ہوئی انگریزی میں پیش کیا۔ کرشنا مینن کے ساتھ کشمیر کے مسئلے پر ان کی آٹھ آٹھ گھنٹے کی بحث و تکرار اقوام متحدہ کا موضوع بن گئیں۔ یہ تقاریر سر ظفر اللہ خان نے انتہائی مہارت سے خود تیار کی تھیں۔ وہ جارحانہ ہوتیں مگر ان میں ذاتی رنجش کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ انہیں تفصیلات پر بھی پورا عبور ہوتا، جو اقوام متحدہ کی ہر کمیٹی کی تازہ ترین کیفیت سے ان کی واقفیت اور پاکستانی نمائندوں کو ان کمیٹیوں کے بارے میں ان کی باقاعدہ راہنمائی سے صاف ظاہر تھا۔

سر ظفر اللہ خان ایک غیر معمولی انسان تھے۔ انہیں ان کے عقائد کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا جسے انہوں نے تحمل اور وقار سے برداشت کیا۔ اس تذلیل کے باوجود وہ (دین) اور پاکستان کے مقاصد کے لئے اپنے اختیار کئے ہوئے راستے سے کبھی نہ بھٹکے۔ عرب دنیا میں ان کا اتنا احترام کیا جاتا تھا۔ خاص طور پر شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں کہ کئی عشرے بعد بھی عرب خاندان ان کے نام سے اچھی طرح واقف تھے، میاں نے مجھے بتایا کہ جب وہ 1962ء سے 1966ء تک تیونس میں خدمات سرانجام دے رہا تھا تو بہت سے تیونسیوں نے اپنے بیٹوں کا نام ظفر اللہ رکھا ہوا تھا اور یہ کہ جب کسی پاکستانی سے شمالی افریقن کی پہلی ملاقات ہوتی تو وہ نہایت تحسین آمیز الفاظ میں ظفر اللہ خان کے عرب اور مسلم امنگوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کو سراہتا۔ میاں نے بتایا کہ ظفر اللہ خان کا اردن اور مشرق وسطیٰ میں بھی اسی طرح احترام کیا جاتا تھا۔ یہ بلاشبہ سچ ہے کہ ظفر اللہ خان پکے قادیانی تھے لیکن قادیانی مقاصد کے لئے ...... مہینے کے آخر میں وہ اپنی تنخواہ میں سے جتنی زیادہ سے زیادہ رقم بچا سکتے تھے اس کا زیادہ حصہ وہ ربوہ بھیج دیتے تھے۔ کفایت شعاری جس کے لئے ظفر اللہ خان مشہور تھے وہ ان کی اسی لگن کی وجہ سے تھی نہ کہ ذاتی مفاد کے لئے۔

میں سر ظفر اللہ خان کو ہمیشہ ان کی محبّ وطنی اور ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی بنا پر یاد رکھوں گی۔ وہ بااصول تھے، اپنے مقاصد کے لئے وقف، مہربان اور انتہائی زیرک۔ ان کا مطالعہ بے حد وسیع تھا اور ان میں ایک عجیب صلاحیت یہ تھی کہ وہ دو سیکنڈ کے اندر ایک پورا صفحہ پڑھ لیتے تھے۔ جیسے وہ پڑھتے نہ ہوں بلکہ ان کا دماغ صفحے کی تصویر لے لیتا ہو۔ سب سے بڑی بات یہ کہ ظفر اللہ خان منکسر المزاج، ہمدرد اور تیز فہم شخص تھے۔ میں پاکستان کے لئے یہ بات باعث شرم سمجھتی ہوں کہ ان کے ذاتی عقائد کی بنا پر ان کی عظیم خدمات پر پردہ ڈالا گیا اور اس طرح ان کی خوبیوں کو قوم سے چھپایا گیا۔ یہی عصبیت واحد نوبیل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبدالسلام پر نازل ہوئی۔

(عابدہ سلطان ایک انقلابی شہزادی کی خودنوشت ص 327 تا 329 شائع کردہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس 2007ء ایڈیشن اول)

(مرسلہ: رحمت اللہ بندیشہ صاحب)

تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

میرا اپنا نہیں کوئی تیرے سوا تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں
تجھ سے تو نہیں مرا حال چھپا تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

دلدل ہے گناہوں کی گہری ٹکتے نہیں میرے پاؤں کہیں
تو زور سے تھام لے ہاتھ مرا تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

وہ کام کرالے تو مجھ سے جس میں ہو شامل تیری رضا
نہ لینا حساب کتاب مرا تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

دشمن کو حسد نے اندھا کیا کرتے ہیں جفا بے خوفِ خدا
دل کرچی کرچی ٹوٹ گیا تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

ظلمت کی اندھی راہوں میں نفرت کی ظالم بانہوں میں
اب ہوگیا بالکل حال تبہ تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

جو گھاؤ دیئے ہیں اپنوں نے گہرے ہیں ہردم رِستے ہیں
میں نے چپکے چپکے درد سہا تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

ترا نام غفور ہے پیارے خدا بخشش میں تجھے آتا ہے مزا
رکھ لینا غریب کا پاسِ حیا تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

رو رو کر عرض یہ کرتی ہوں میں تجھ سے محبت کرتی ہوں
مجھ سے نہ کبھی بھی ہونا خفا تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

ا۔ب۔ ناصر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

وقف زندگی کی حقیقت اور واقفین زندگی کو زریں نصائح

صباحت احمد چیمہ صاحب

(قسط دوم آخر)

جماعت کے مربیان کے لئے ضروری صفات

حضرت اقدس نے فرمایا:

''ایک تجویز کی تھی۔ اگر راست جاوے تو بڑی مراد ہے۔ یونہی عمر گزری جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ میں ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے۔ جس نے اپنے لئے کچھ حصہ دین کا اور کچھ حصہ دنیا کا رکھا ہو اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے کچھ دین کی تصدیق کر لی ہو اور کچھ دنیا کی۔ بلکہ وہ سب کے سب منقطعین تھے اور سب کے سب اللہ کی راہ میں جان دینے کو تیار تھے۔ اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں جو مسائل سے واقف ہوں اور ان کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ قانع بھی ہوں تو ان کو باہر (۔) کے لئے بھیجا جاوے۔ بہت علم کی حاجت نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ سب اُمّی ہی تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بھی اُمّی تھے۔ تقویٰ اور طہارت چاہئے۔ سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے جو اللہ تعالیٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سمجھا دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم ص309)

''یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں۔ لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں، تا کہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں، مگر خود اس پر عمل نہیں، وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے، بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں۔ کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولت مند کا تمول یا بہادر کا شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ شجاعت اور ہمت ایک کشش پیدا کرے گی کہ جس سے دل اس سلسلہ کی طرف کھچے چلے آئیں گے۔ مگر یہ کشش اور جذب دو چیزوں کو چاہتی ہے جن کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اول پورا علم ہو۔ دوم تقویٰ ہو۔ کوئی علم بدوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا ہے۔ اور تقویٰ بدوں علم کے نہیں ہو سکتا۔ سنت اللہ یہی ہے جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے تو اسے حیا اور شرم بھی دامنگیر ہو جاتی ہے۔ پس ان تینوں باتوں میں ہمارے واعظ کامل ہونے چاہئیں۔ اور یہ میں اس لئے چاہتا ہوں کہ اکثر ہمارے نام خطوط آتے ہیں۔ فلاں سوال کا جواب کیا ہے؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں۔ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔ اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص281-282)

'' میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل، راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد پنجم ص311)

دعوت الی اللہ کا صحیح طریق

''ہماری جماعت کے لوگ گو مالی امداد میں تو کچھ فرق نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ تو ہر امر میں آزمانا چاہتا ہے۔ اب تلوار کی بجائے گالیاں کھا کر صبر کرنا چاہئے کہ بڑی نرمی اور خوش خلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کیے جاویں۔ بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے اور ہمارے دعویٰ سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو نرمی سے سمجھایا جاوے تو امید ہے کہ سمجھ لیں گے۔ جلسوں کی بھی ضرورت نہیں اور نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس طرح سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہئے کہ ایک ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ مل کر اپنے قصے بیان کیے جاویں۔

جلسوں میں تو ہار جیت کا خیال ہو جاتا ہے۔ چاہئے کہ دوستانہ طور پر شریفوں سے ملاقات کرتے رہیں اور رفتہ رفتہ موقعہ پا کر اپنا قصہ سنا دیا۔ بحث کا طریق اچھا نہیں بلکہ ایک ایک فرد سے اپنا حال بیان کیا اور بڑی آہستگی اور نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔ پھر تم دیکھو گے کہ بہت سے آدمی ایسے بھی نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہم پر تو ان .... نے اصلیت ظاہر ہی نہیں ہونے دی۔ چاہئے کہ جس شخص میں علم اور رشد کا مادہ دیکھا اسی کو اپنا قصہ بتا دیا اور فرداً فرداً واقفیت بڑھاتے رہے۔ یہ نہیں کہ سب کے سب ظالم طبع اور شریر ہوتے ہیں بلکہ شریف اور مخلص بھی انہیں میں چھپے ہوتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد پنجم ص312)

دس بیش قیمت نصائح

''یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اس زمانہ میں اگر کوئی شخص مناظرات مذہبیہ کے میدان میں قدم رکھے یا مخالفوں کے رد میں تالیفات کرنا چاہے تو شرائط مندرجہ ذیل اس میں ضرور ہونی چاہئیں۔

اول۔ علم زبان عربی میں ایسا راسخ ہو کہ اگر مخالف کے ساتھ کسی لفظی بحث کا اتفاق پڑ جائے تو اپنی لغت دانی کی قوت سے اس کو شرمندہ اور قائل کر سکے............ **دوسری شرط** یہ ہے کہ تحقیق اور تدقیق اور لطائف اور نکات اور براہین یقینیہ پیدا کرنے کا خداداد مادہ بھی اس میں موجود ہو اور فی الواقع حکیم الامت اور زکی النفس ہو۔ **تیسری شرط** یہ کہ کسی قدر علوم طبعی اور طبابت اور ہیئت اور جغرافیہ میں دسترس رکھتا ہو........ **چوتھی شرط** یہ کہ عیسائیوں کے مقابل پر وہ حصہ بائیبل کا جو پیشگوئیوں وغیرہ میں قابل ذکر ہوتا ہے عبرانی زبان میں یاد رکھتا ہو...... **پانچویں شرط** خدا سے حقیقی ربط اور صدق اور وفا اور محبت الٰہیہ اور اخلاص اور طہارۃ باطنی اور اخلاق فاضلہ اور انقطاع الی اللہ ہے...... **چھٹی شرط** علم تاریخ بھی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات علم تاریخ سے دینی مباحث کو بہت کچھ مدد ملتی ہے...... **ساتویں شرط** کسی قدر ملکۂ علم منطق اور علم مناظرہ ہے۔ کیونکہ ان دونوں علموں کے توغل سے ذہن تیز ہوتا ہے...... **آٹھویں شرط** تحریری یا تقریری مباحثات کے لئے مباحث یا مؤلف کے پاس ان کثیر التعداد کتابوں کا جمع ہونا ہے جو نہایت معتبر اور مسلم الصحت ہیں...... **نویں شرط** تقریر یا تالیف کے لئے فراغت نفس اور صرف دینی خدمت کے لئے زندگی کا وقف کرنا ہے...... **دسویں شرط** تقریر یا تالیف کے لئے اعجازی طاقت ہے۔ کیونکہ انسان حقیقی روشنی کے حاصل کرنے کے لئے اور کامل تسلی پانے کے لئے اعجازی طاقت یعنی آسمانی نشانوں کے دیکھنے کا محتاج ہے۔''

(البلاغ۔ روحانی خزائن جلد13 ص370 تا 375)

حضور کی دعاؤں کا مستحق

''اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلاوے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول ص311)

علوم جدیدہ کے حصول کی ضرورت

''ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ کو حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو...... علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو۔''

(ملفوظات جلد اول ص44)

یورپین واقفین زندگی کے لئے ہدایات

''ہم ہمیشہ دعا کرتے ہیں اور ہماری ہمیشہ سے یہ آرزو ہے کہ یورپین لوگوں میں سے کوئی ایسا نکلے جو اس سلسلہ کے لئے زندگی کا حصہ وقف کرے لیکن ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر رفتہ رفتہ وہ تمام ضروری اصول سیکھ لیوے جن سے اہل ...... پر سے ہر ایک داغ دور ہو سکتا ہے اور وہ تمام قوت اور شوکت سے بھرے ہوئے دلائل سمجھ لیوے جن سے یہ مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ تب وہ دوسرے ممالک میں جا کر اس خدمت کو ادا کر سکتا ہے۔ اس خدمت کے برداشت کرنے کے

لئے ایک پاک اور قوی روح کی ضرورت ہے جس میں یہ ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کا مفید انسان ہوگا اور خدا کے نزدیک آسمان پر ایک عظیم الشان انسان قرار دیا جاوے گا۔ (ملفوظات جلد سوم ص451)

غیرت

''مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے اور جنہیں نفسانیت اور خود غرضی سے کوئی نجات نہیں ملی اور حقیقی خدا کا چہرہ ان پر ظاہر نہیں ہوا وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپیہ دے دیتے ہیں اور بعض اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں دیکھا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیت کر دی ہے۔ پھر ...... کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ ...... کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے ...... اگر یہ بھی اسی قدر کرتے ہیں جس قدر مخالف تو میں کر رہی ہیں اور وہ لوگ کر رہے ہیں جن کے پاس حق اور حقیقت نہیں تو انہوں نے کیا کیا۔ پھر انہیں تو ایسی حالت میں شرمندہ ہونا چاہئے۔ لعنت ہے ایسے بیعت میں داخل ہونے پر جو کافر جتنی غیرت بھی نہ رکھتا ہو۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص615-617)

واقفین زندگی کے لئے غیر زبانیں سیکھنے کی تلقین

''میں جب (۔) کی حالت کو مشاہد کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جاویں جو (۔) کی خدمت کر سکیں۔ ہم تو پا بگور ہیں اور اگر اور تیار نہ ہوں تو مشکل پیش آتی ہے۔ میرا مدعا اس قدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کریں۔ خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی قابلیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے (۔) کی خوبیاں دوسرے کے ذہن نشین کر سکیں۔ میرے نزدیک غیر زبانوں سے اتنی ہی مراد نہیں کہ صرف انگریزی پڑھ لیں۔ نہیں اور زبانیں بھی پڑھیں اور سنسکرت بھی پڑھیں تا کہ ویدوں کو پڑھ کر ان کی اصلیت ظاہر کر سکیں۔ اس وقت تک وید گویا مخفی پڑے ہوئے ہیں۔ کوئی ان کا مستند ترجمہ نہیں۔ اگر کوئی کمیٹی ترجمہ کر کے صاد کر دے تو حقیقت معلوم ہو جاوے۔

اصل بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ (۔) کو ان لوگوں اور قوموں میں پہنچایا جاوے جو اس سے محض ناواقف ہیں اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جن قوموں میں تم اسے پہنچانا چاہو ان کی زبانوں کی پوری واقفیت ہو۔ ان کی زبانوں کی واقفیت نہ ہو اور ان کی کتابوں کو پڑھ نہ لیا جاوے تو مخالف پورے طور پر عاجز نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص619)

مکرم زکریا ورک صاحب

محترم ڈاکٹر اعجاز قمر صاحب کا ذکر خیر

مکرم ڈاکٹر اعجاز قمر صاحب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ نہایت نافع الناس اور بہت ہی پیارا وجود، بے لوث خدمت کا پیکر، دوسروں کا درد سمجھنے والا اور عالم باعمل انسان بقضائے الٰہی اس دنیائے ناپائیدار سے کینیڈا میں 21 جنوری 2012ء کو 74 سال کی کامیاب زندگی گزار کر رخصت ہو گیا۔ ایسے موقعوں پر ہی کہا جاتا ہے موت العالم موت العالم۔ ایسا عالم جس کے علم سے ایک زمانہ فیض یاب ہوتا رہا۔

میری ڈاکٹر صاحب سے شناسائی گزشتہ 35 سال پر ممتد تھی۔ ہمارا تعلق احمدیہ نیوز بلٹن کینیڈا کے ذریعہ ہوا تھا۔ جس کا میں ستر کی دہائی میں نائب مدیر ہونے کے ساتھ کتابت، ٹائپنگ، سائیکلو سٹائلنگ، پرنٹنگ، ترسیل کا ذمہ دار تھا۔ آپ مہینے میں کم از کم ایک بار مجھے ضرور خط لکھا کرتے تھے۔ جب کسی نئی کتاب کا مطالعہ کرتے تو مجھے اطلاع دیتے۔ اسی طرح جب میں کسی نئی کتاب کا مطالعہ کرتا تو اس کا ذکر ان سے کرتا۔ مجھے یاد ہے 1977ء کے لگ بھگ ایک دفعہ میں نے یونیورسٹی آف ٹورانٹو کی روبارٹس لائبریری سے ڈاکٹر داؤد رہبر کی کتاب گاڈ آف جسٹس کا مطالعہ کیا تھا۔ میں نے آپ سے ذکر کیا تو کتاب حاصل کرنے کے لئے ماہی بے تاب ہو گئے۔

جب آپ 1973ء میں کینیڈا تشریف لائے تو ملازمت کی وجہ سے ونی پیگ شہر میں سکونت اختیار کی تھی۔ ایک عرصہ دراز تک ونی پیگ جماعت کے صدر رہے اور 1990ء میں جماعت کی پہلی بیت الذکر تعمیر کروائی جو کہ آپ کے جملہ کارناموں میں سے سنہری کارنامہ تھا جس پر ہمیشہ فخر کرتے تھے۔ آپ نے ونی پیگ جماعت کی تاریخ رقم فرمائی جو احمدیہ گزٹ کینیڈا کے صفحات کی زینت بنی تھی۔ 1978ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے دوسرے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہماری بالمشافہ ملاقات ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر آپ نے مجھے اپنا بزنس کارڈ دیا جس پر لکھا تھا کہ آپ صوبائی حکومت میں اگرونومسٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ یہ بزنس کارڈ میرے پاس سالہا سال تک محفوظ رہا۔ اسی طرح آپ کے خطوط بھی میرے پاس محفوظ رہے۔ جب ریٹائرمنٹ کے بعد ٹورانٹو نقل مکانی کر کے آئے تو میں نے آپ کو مشورہ دیا کہ چین ضرور جائیں۔ چنانچہ اگلے سال آپ چین گئے اور واپسی پر چین کی دلچسپ باتیں سنائی تھیں۔ باتوں باتوں میں ایک بار آپ بیتیوں کا ذکر ہوا تو میں نے کہا کہ آپ بھی اپنی بیتی لکھیں۔ چنانچہ آپ نے انگلش میں اپنی سوانح عمری قلم بند کی اور چونکہ میری چند کتابیں شائع ہو چکی تھیں اس لئے مجھ سے مشورہ کیا کہ اب پاکستان یا کینیڈا میں کس پبلشر سے چھپواؤں۔ میں نے عزیزم ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب سے گزارش کی کہ وہ اس سوانح کی اشاعت کا ضرور اہتمام کریں۔

آج سے دس یا بارہ سال قبل کنگسٹن میں آپ سے ملاقات کا اچانک اہتمام ہو گیا۔ ہوا یہ کہ میری کنگسٹن کے وفاقی ممبر آف پارلیمنٹ سے اچھی شناسائی تھی۔ ایک روز ممبر آف پارلیمنٹ کے والد کے گھر لبرل پارٹی کے سرکردہ افراد کی میٹنگ تھی۔ میں بھی وہاں پر موجود تھا کہ لوگوں کے ہجوم میں اچانک ڈاکٹر صاحب میرے سامنے آ گئے۔ جاننے پر معلوم ہوا کہ آپ اٹاوہ میں مقتدر افراد سے ملاقات کے بعد واپس ٹورانٹو جا رہے تھے۔ یوں اس میٹنگ میں کئی ایک ممتاز افراد سے ملاقات اور جان پہچان کا موقعہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ چند سالوں بعد آپ کو کریمینل انجری کمپین سیشن بورڈ کا ممبر بنایا گیا اور وفات کے وقت آپ وفاقی حکومت کے سیٹیزن شپ کورٹ کے جج تھے۔

پیشہ ورانہ زندگی

صغر سنی میں ہی والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ والدہ نے بڑے نعم وناز سے پالا۔ وسکانسن امریکہ سے پی ایچ ڈی کر کے 1970ء میں واپس پاکستان گئے۔ 1973ء میں کینیڈا کے شہر ونی پیگ میں نقل مکانی کر کے آئے۔ بیس سال کی ملازمت کے بعد 1995ء میں ریٹائرمنٹ حاصل کرنے کے بعد اپنی اہلیہ بشریٰ صاحبہ کے ہمراہ ٹورانٹو مستقل طور پر آباد ہو گئے۔ 1980/81ء میں کچھ عرصہ اقوام متحدہ کے ماتحت زیمبیا کے ملک میں ماہر زراعت کے طور پر برسر روزگار رہے۔ جماعتی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ کافی سالوں تک جماعت کینیڈا کے سیکرٹری امور خارجہ رہے۔ پھر وفاقی حکومت میں دو جگہ ملازمت کی۔ 2007ء - 2009ء دو سال تک Criminal Injuries Compensation Board کے ممبر رہے۔ 2010ء میں آپ کو شہریت کی عدالت کا عہدہ تفویض کیا گیا۔ رضا کارانہ خدمات کے عوض آپ کو وفاقی، صوبائی، اور مقامی سطح پر مختلف اعزازات سے نوازا گیا تھا۔ مثلاً ہیومن رائٹس اینڈ ریس ریلیشنز سینٹر نے آپ کو گولڈ میڈل عطا کیا تھا۔

قلمی اور صحافی زندگی

ڈاکٹر صاحب موصوف صاحب علم، صاحب فن، صاحب دانش اور قلم کے شہسوار تھے۔ علم و کتاب تصنیف و تالیف اور فکری انداز ان کو دوسروں سے ممتاز بنا دیتی تھی۔ ظاہری تصنع، خوشامد اور خود غرضی کا شائبہ تک نہ تھا۔ کتاب کو آنکھوں سے نہیں بلکہ دل سے مطالعہ کرتے تھے۔ ایک زمانہ ان کے رشحات اور ان کی ادبی خدمات کا معترف تھا۔ چونکہ خود صاحب علم تھے اس لئے صاحبان علم کے قدردان تھے۔ گفتگو میں ظرافت حسب موقعہ ہوتی۔ زبان دانی قابل رشک تھی۔ شستہ انگریزی میں بلا تکلف لکھتے تھے۔ ایک عرصہ دراز تک روزنامہ ونی پیگ فری پریس میں آپ کے ناقدانہ و عالمانہ مضامین اور ایڈیٹر کے نام خطوط شائع ہوتے رہے۔ ونی پیگ ٹیلی ویژن کے کمیونٹی چینل پر آپ نے مختلف امور پر 150 پروگرامز نشر کئے۔ ٹورنٹو آنے کے بعد آپ کے خطوط گلوب اینڈ میل اور ٹورانٹو سٹار میں شائع ہوتے رہے۔ ٹورانٹو سٹار کے کمیونٹی ایڈیٹوریل بورڈ کے بھی کچھ سال ممبر رہے۔ ماہانہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ایڈیٹوریل بورڈ کے فرائض بھی انجام دئے۔ کسی زمانے میں آپ کے مضامین ہفت روزہ لاہور میں بھی شائع ہوتے رہے تھے۔ 2010ء میں ہفت روزہ لاہور کے ایک شمارہ کے سرورق پر جج بننے کے بعد آپ کی تصویر اور خبر شائع ہوئی تھی۔

آج سے دس سال قبل جب آپ کی اہلیہ کی وفات ہوئی تو آپ نے ایک مفصل درد بھری مہکتی حسین یادوں سے بھرپور مضمون لکھا تھا۔ اسی طرح ایک مضمون جس کا مخاطب آپ کی والدہ تھیں احمدیہ گزٹ کے صفحات کی زینت بنا تھا۔ چین کے سفر کے بعد جو سفر نامہ لکھا وہ بھی ان کے رشحات قلم کی اعلیٰ مثال تھا۔

اللہ تعالیٰ نے دو سعادت مند بیٹوں سے نوازا تھا۔ عامر اعجاز صاحب (ہوسٹن) اور ڈاکٹر طاہر اعجاز صاحب دونوں امریکہ میں مقیم ہیں۔ آپ کا لخت جگر ڈاکٹر طاہر اعجاز (ایم ڈی) اس وقت سان تیاگو، کیلیفورنیا میں برسر روزگار ہے۔ نہایت سعادت مند بیٹا ہے۔ مجھے یاد ہے آج سے سترہ یا اٹھارہ سال قبل جب وہ کنگسٹن کے جنرل ہسپتال میں ٹریننگ کیلئے آیا تھا تو میں نے اس کی رہائش کا انتظام کیا تھا۔ جب ہوٹل میں میں اس کو چھوڑنے گیا تو دیکھا کہ سوٹ کیس میں سب سے اوپر جائے نماز رکھا تھا جس کو اس نے سب سے پہلے باہر نکالا۔ میرے استفسار پر جو یادگار جواب دیا وہ آج بھی میرے ذہن پر ثبت ہے۔ کہنے لگا کہ میری والدہ نے نصیحت کی تھی Don't leave home without it۔ یعنی جائے نماز کے بغیر سفر کے لئے نہ نکلنا۔ اس زمانے میں ٹیلی ویژن پر اشتہار آتا تھا کہ امیریکن ایکسپریس کارڈ کے بغیر گھر سے باہر مت جاؤ۔ تو اس مناسبت سے والدہ کی نصیحت بہت ہی موزوں اور اچھی تھی۔ نیک ماں نے بچے کی کتنی اچھی تربیت کی تھی اور بچہ بھی کتنا تابعدار کہ والدہ کی نصیحت کو حرز جاں بنا لیا۔ عزیزم طاہر احمد کے حیات مسیح ناصری اور عیسائیت پر مدلل، سکہ بند انگلش مضامین ریویو آف ریلجنز میں شائع ہو چکے ہیں اور بعض ایک کی افادیت کے پیش نظر ان کو پمفلٹ کی صورت میں بھی شائع کیا جا چکا ہے۔

☆……………☆……………☆

مکرم منیر احمد باجوہ صاحب

چند بزرگ شخصیات کی یادوں کا گلدستہ

قابل رشک احمدی وکلاء اور بزرگان سلسلہ کا ذکر خیر

کچھ عرصہ قبل مکرم ملک سلیم احمد ناصر صاحب امریکہ میں وفات پا گئے ہیں۔ سلیم صاحب تو ہم سے عمر میں بھی بہت بڑے تھے۔ البتہ ہم آپ کے والد حضرت مولانا ظہور حسین صاحب کو جانتے تھے اور اکثر و بیشتر اپنے بزرگوں کے ہمراہ اُن کی نیک صحبت سے فیضیاب ہوتے۔ آگے بڑھ کر اُن سے سر راہ مصافحہ کرتے اور دعا کے لئے عرض کرنے کی توفیق پاتے۔

مکرم سلیم صاحب چنیوٹ بار ایسوسی ایشن کے ابتدائی اور بانی ممبران میں سے تھے۔ آپ بہت تھوڑا عرصہ یا شائد گنتی کے چند سال چنیوٹ میں بطور وکیل پریکٹس کر کے امریکہ شفٹ ہوگئے اور وہیں رچ بس گئے۔ آپ نے جتنا عرصہ بھی چنیوٹ میں گزارا نہایت خوش اخلاقی کے ساتھ نفاست، ہمدردیٔ خلق سچائی اور انسانیت کی خدمت کو اپنا شعار بناتے ہوئے گزارا۔ اپنے رفقائے کار کے ساتھ محبت و پیار کا وہ سلوک روا رکھا کہ زائد از نصف صدی گزر جانے کے باوجود وہ عقیدہ اور مذہب سے بے نیاز ہو کر آپ کو اس طرح یاد کرتے جیسے کوئی سر راہ آنکھیں بچھائے اپنے بچھڑے ہوئے نہایت ہی پیارے کی راہ تک رہا ہو اور ہر راہ گزر سے اُس کی عافیت دریافت کر کے اپنے ہجر کا درماں کر رہا ہو۔ وہ بے حد نفیس مزاج انسان تھے۔ ہمارے ساتھ انہوں نے بہت اچھا وقت گزارا ہے ہمیں وہ بہت یاد آتے ہیں۔ بخوفِ طوالت میں اُن کے نام یہاں نہیں لکھتا۔ اُن میں سے غالب اکثریت غیر از جماعت وکلاء کی تھی جو بار کے سابقہ صدور رہ چکے تھے۔ اُن میں سے بہت سے ہیں جو اب اس دنیا میں نہیں رہے لیکن جب تک وہ زندہ رہے۔ مکرم سلیم ناصر صاحب کو بڑی محبت سے یاد کرتے رہے۔

وکالت کا پیشہ پاکستان میں مشہور ہے کہ اس میں جھوٹ اور دروغگوئی بہت ہے۔ سچ کا انحطاط اور غلط بیانی کی بہتات ہے۔ خلفاء کرام نے افراد جماعت کی اس رنگ میں تربیت فرمائی ہے کہ ہر میدان میں ان کے اعلیٰ نمونے دوسروں کے لئے کرامت ہوتے ہیں۔ وکالت کے میدان میں احمدی وکلاء اپنی اپنی جگہ پر اعلیٰ کردار کی وجہ سے جگمگاتے ہوئے روشن مینار ہیں۔ جو آج اس دنیا میں موجود ہیں وہ اس شمع کو اپنے اپنے مقام پر فروزاں کئے ہوئے ہیں اور جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے بلند مقامات کو چھونے کیلئے میری کم مائیگی کے بس میں نہیں کہ ان کے تذکرے تک رسائی حاصل کر سکے۔ وہ وکالت کے ساتھ ساتھ خدمت دین اور بزرگی کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ کئی اُن میں سے امرائے ضلع کے طور پر اہم ذمہ داریاں نبھاتے تھے اور اُن کی رسائی بلا شبہ ربِ دوجہان تک تھی۔ اُن کی زاریوں اور دعاؤں کا رنگ ہی نرالا تھا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

اپنی والدہ صاحبہ کی مبشر رؤیا کے مطابق کہ ''ہوگا چیف جسٹس ظفر اللہ خان نصر اللہ خان کا بیٹا'' آپ نہ صرف ایک ملک، قوم یا قبیلہ کے چیف جسٹس بنے بلکہ کرہ ارض پر بسنے والی تمام اقوام عالم کے چیف جسٹس بنے۔ اقوام عالم قیامت تک آپ کے زیر بار احسان رہیں گی۔ آپ معمار پاکستان تھے۔ قائداعظم نے آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گویا میں اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں۔

حضرت مصلح موعود کے ایک ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ آئندہ ہزار سال تک نسلیں آپ کے کارناموں پر فخر کریں گی۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے سوال کیا گیا کہ آپ نے کامیابیوں کی اس قدر بلندیاں کیسے حاصل کیں؟ کیا راز ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے خلافت کی کامل اطاعت کی ہے۔

حضرت شیخ محمد احمد مظہر

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب امیر جماعت فیصل آباد۔ آپ علم کا سمندر تھے۔ حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف منن الرحمٰن میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے (ام الالسنہ) اس کی تحقیق میں حضرت شیخ مظہر صاحب نے یکا و تنہا وہ کار ہائے نمایاں سر انجام دیے ہیں کہ بڑے بڑے ادارے بھی حوصلہ ہار بیٹھتے۔ آپ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی راہنمائی میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں جانے والے وفد کے ممبر تھے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

ایڈووکیٹ سرگودھا

امیر جماعت ہائے صوبہ پنجاب۔ آپ بار ایسوسی ایشن میں ایسی شخصیت تھے جن کی سچائی اور عظمت کردار کی وجہ سے بلا شبہ اپنوں، بیگانوں، وکیلوں اور عدالتوں میں بے حد احترام کیا جاتا تھا۔ آپ کے کلرک (منشی) میاں ذوالفقار علی ننگیانہ (غیر از جماعت) بزرگ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ کافی عرصہ گزر گیا اور ہمارے پاس کوئی کیس نہ آیا۔ ایک دن ایک پارٹی آئی اور مرزا صاحب کو کہنے لگی کہ ہم نے اپنے کیس میں آپ کو وکیل کرنا ہے۔ مرزا صاحب نے کیس لے لیا۔ کاغذات مکمل کروائے۔ فریق فیس وغیرہ دے کر بس اڈہ کی جانب روانہ ہوگئے۔ کاغذات کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے مرزا صاحب کے علم میں آیا کہ یہ فریق تو جھوٹا مقدمہ لے کر آیا ہے اور سراسر زیادتی کر رہا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے مجھے اُن کے پیچھے دوڑایا کہ جلد اُن کو واپس بلاؤ۔ میں بس اڈہ سے ان کو لے آیا۔ مرزا صاحب نے اُن کے کاغذات اور فیس واپس کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کا یہ جھوٹا کیس ہرگز نہیں لڑ سکتا۔ آپ جانیں اور آپ کا کیس۔ بار روم میں بیٹھے تمام وکلاء بھی مرزا صاحب کی حق گوئی اور اعلیٰ کردار کو دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ منشی صاحب آگے بیان کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی جیب سے کچھ رقم نکالی اور مجھے دیتے ہوئے کہا کہ یہ اس کیس میں سے آپ کا منشیانہ (حصہ) بنتا ہے آپ لے لیں۔ آپ کیوں محروم رہیں؟

1974ء میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ حنیف رامے صاحب سرگودھا کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔ اور پولیس کی بھاری نفری شہر میں تعینات تھی۔ عین اسی وقت احمدیت کے مخالفین کا جلوس نکلا جنہوں نے احمدیوں کے گھروں کو لوٹنا اور جلانا شروع کر دیا۔ مرزا صاحب کے گھر پر بھی بلوائیوں نے حملہ کر دیا اور آپ کا سامان گھر سے نکال کر توڑنے پھوڑنے لگے۔ اس پر مرزا صاحب برآمدے میں ٹہلتے درود شریف پڑھتے رہے اور ساتھ ساتھ ان حملہ آوروں کو کہتے رہے کہ اس سامان کو توڑو نہیں بلکہ اسی طرح اپنے ساتھ لے جاؤ تا کہ تمہارے استعمال میں آ سکے۔ ان ہنگاموں کے بعد ربوہ میں عدالت بن گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد سرگودھا کے ایک نامور غیر از جماعت فوجداری وکیل سید احسان قادر شاہ صاحب جو بھٹو کیس میں بھی لاہور ہائی کورٹ میں پیش ہوتے رہے ہیں ربوہ عدالت میں کیس کے سلسلہ میں آئے اور ذکر چل نکلا سرگودھا کے ہنگاموں کا۔ فرمانے لگے کہ میں حیران ہوں مرزا صاحب کے اس فعل پر کہ انہیں اپنے سامان کا ذرا بھی درد نہیں تھا بڑی فراخدلی سے حملہ آوروں کو مشورہ دے رہے تھے کہ اسے توڑو نہیں اپنے ساتھ لے جاؤ آپ کے کام آئے گا۔

فقہ احمدیہ کی تدوین جیسا کٹھن کارنامہ بھی انہی بزرگ وکلاء کے ہاتھوں انجام پایا۔ جس کی روشنی میں قضاء کے فیصلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح شیخوپورہ کے امیر مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ اور بہاولنگر کے امیر مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم سی اے رحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت گوجرانوالہ، سابق صدر دارالقضاء ربوہ۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ریٹائرڈ سیشن جج۔ چوہدری اعظم علی بٹر صاحب ریٹائرڈ سیشن جج۔ چوہدری محمد اسلم باجوہ صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا اور دیگر صاحبان نہایت اعلیٰ کردار کے مثالی وجود تھے۔ احمدی وکلاء کی خدمات دینیہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس قدر مقبول ٹھہریں کہ بعض ان میں سے شہادت کے رتبے سے نوازے گئے۔ ان میں مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب شہید لاہور۔ مکرم شیخ منیر احمد صاحب شہید لاہور۔ مکرم برکت اللہ منگلا صاحب شہید سرگودھا۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب شہید راجن پور۔ مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب شہید وہاڑی۔

وکالت کے پیشے کو ان وجودوں پر ناز ہوگا کہ ایسے درخشندہ ستاروں نے اس میدان میں اترنا قبول کیا۔ مکرم سلیم احمد ناصر صاحب چونکہ خود وکیل تھے اور بار ایسوسی ایشن چنیوٹ میں انہوں نے نیک نام کمایا ہے اس لئے اُن کی یاد سے اس میدان کے ستاروں کی جگمگاہٹ سامنے ابھرتی گئی۔

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب

مکرم سلیم ناصر صاحب ایک عظیم فدائی، جاں نثار، خلافت کے عشق میں ڈوبے ہوئے باپ حضرت مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد روس و بخارا کے بیٹے تھے۔ دنیائے احمدیت کو رہتی دنیا تک حضرت مولانا پر فخر رہے گا۔ حضرت مصلح موعود کے عہد خلافت میں (دعوت الی اللہ) کے لئے روس چلے گئے۔ روسی حکومت نے انگریزوں کا جاسوس سمجھ کر قید کر لیا اور آپ پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑ دیے۔ آپ کی چال ڈھال تبدیل کر کے رکھ دی۔ آپ اپنی بقیہ ساری زندگی سیدھے ہو کر چل نہیں سکے۔ لیکن آفرین ہے احمدیت کے اس عاشق زار اور وفا کے پُتلے پر جس نے ظلم کا ہر وار سہنے کے بعد احد احد کی ہی صدا بلند کی اور حق و صداقت سے ذرہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹے۔

آپ بندی خانہ میں بھی اپنے ہمراہی قیدیوں کو کامیابی سے احمدیت کی (دعوت الی اللہ) کرتے رہے کہ آج دنیا میں سچا امام وہی ہے جس کی میں نے بیعت کی ہے۔ وہ لوگ آپ کی بزرگی، عبادات اور نیک نمونہ کو دیکھ کر آپ کو شیخ (بزرگ) سمجھتے اور کہتے۔

کہ آپ بذات خود بہت بڑے شیخ ہیں۔ آپ کو کسی اور شیخ (امام) کی بیعت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا آپ سے بڑھ کر بھی کوئی اور شیخ ہو سکتا ہے؟ اس پر آپ کہتے کہ آپ جو مجھے اتنا بڑا شیخ کہتے ہو۔ میرے شیخ (امام) کے عالی مقام و مرتبہ کے مقابل پر میری حیثیت یہ ہے کہ میرا شیخ ایک باغ ہے اور میں ایک پتہ ہوں، وہ ایک سمندر ہے اور میں ایک قطرہ ہوں۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے ایسے ہی جاں نثاروں کے متعلق فرمایا تھا کہ

میرے پاس ایسے خدام ہیں کہ اگر میں اُن کو حکم دوں کہ پہاڑ کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرادو تو وہ گرانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر میں انہیں شعلہ زن آگ کے تندور میں چھلانگ لگانے کو کہوں تو وہ لگا دیتے۔ اگر میں انہیں ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں کودنے کو کہوں تو وہ اپنے آپ کو سمندر کی لہروں کے سپرد کردیں اور اگر (دین) میں خودکُشی حرام نہ ہوتی تو میں ایک سونو جوانوں کو حکم دیتا تو وہ اسی وقت اپنے پیٹوں میں خنجر مار کر ہلاک ہو جاتے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 فروری 2007ء صفحہ 3)

ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ ہم نے حضرت مولانا موصوف کا زمانہ پایا انہیں ربوہ میں دیکھا۔ اُن کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوتے۔ دعا کے لئے عرض کرتے۔ ہم تو بہت چھوٹے تھے البتہ اپنے بزرگوں کی موجودگی میں ان (یوسفِ زندانی) سے قیدو بند میں ڈھائے جانے والے مظالم کی درد بھری داستانیں سنتے۔ وہ ملاقاتیوں کے بصد اصرار پر اپنا کُرتا اٹھا کر تشدد سے داغدار بدن کے حصے دکھاتے۔ وہ دردناک کیفیت اظہار و بیان سے باہر ہے۔ عمر بھر سیدھے ہو کر چل نہیں سکتے تھے۔ گھر سے باہر نکلتے وقت ہمیشہ سائیکل ساتھ لیتے۔ راستے میں کہیں کوئی پتھر یا نالی کی پُلی میسر آجاتی تو اس پر پاؤں رکھ کر اس کی ٹیک سے سائیکل پر سوار ہو جاتے نہیں تو سائیکل کو ہاتھ میں ہی پکڑے اپنے ہمراہ کر لیا۔ اس کے سہارے اپنے چلنے کی دشواری کو کم کر لیتے۔ ہائی سکول سے کچھ دور آپ کا گھر تھا وہاں سے گولبازار، بیت مبارک، قصر خلافت اور پھر گھر کو واپسی۔ اکثر و بیشتر انہی راستوں پر آپ کی زیارت ہوتی تھی۔

یہ وہ خدا رسیدہ بزرگ تھے جو دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس دنیا کے نہیں تھے۔ چلتے پھرتے جن کے ہونٹ ذکر الٰہی اور آیات قرآنی کے وِرد سے تر رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ کہ

لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہی ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذت محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو اُن کا عرق بجز حُب الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا اُن سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور تر و بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی درودیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی وجسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر یک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور وہ ان کا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 79)

آپ بیت مبارک میں روزوں میں قرآن کریم کا درس دیتے۔ دقیق نکات اور معارف بیان کرتے۔ مضمون بیان کرتے وقت کثرت سے برمحل شعر پڑھ کر سامعین پر وجد طاری کر دیتے تھے۔ اکثر فرماتے کہ قرآن کریم سے مجھے یوں تو بہت محبت ہے لیکن ابتدا سے ہی مجھے سورۃ یوسف بہت پیاری لگتی تھی۔ شائد مجھ پر بھی سنت یوسفی کے تحت اسیری اور قیدوبند کا زمانہ آنے والا تھا۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی حیات قدسی کے حصہ پنجم صفحہ نمبر 100 پر اس امر کا ذکر کرتے ہیں کہ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جب بیرسٹری کی تعلیم کے لئے لندن جانے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے انہیں نصیحت فرمائی کہ آپ لندن جارہے ہیں۔ لندن شہر دنیا کی زیب وزینت کے اعتبار سے مصر سے بھی بڑھ کر ہے۔ آپ ہر صبح سورۃ یوسف کی تلاوت کرتے رہنا۔ لندن کے قیام کے دوران حضرت چوہدری صاحب اس نصیحت پر عمل کرتے رہے۔ اُن دنوں خواجہ کمال الدین صاحب ووکنگ بیت الذکر میں تھے۔ انہوں نے لندن سے حضرت چوہدری صاحب کے والد صاحب کو خط لکھا کہ لندن شہر زیب وزینت اور دلکشی میں اس وقت مصر سے بڑھا ہوا ہے۔ لیکن چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تقویٰ اور طہارت کا نمونہ پیش کررہے ہیں۔ حضرت مولوی راجیکی صاحب مزید تحریر کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت چوہدری نصر اللہ خانصاحب کوٹھی کے برآمدے میں کھڑے قرآن کریم سے سورۃ یوسف کی تلاوت کررہے ہیں اور بلند آواز سے کہہ رہے ہیں۔

میرا یوسف، میرا یوسف اور اشارہ اپنے صاحبزادہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف کرتے ہیں۔

آج کے دور میں تو لگتا ہے کہ سورۃ یوسف ہے ہی احمدیوں کے لئے کیونکہ دنیا کے پردہ پر بغیر کسی مفاد و لالچ کے خالصتاً راہِ مولیٰ میں اسیر ہونے والا احمدی ہی ہے۔ ہمارے دو پیارے ائمہ کرام کو قبل از خلافت سنتِ یوسفی کے مطابق یہ شان عطا ہوئی تھی۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کابل کو جب سنگسار کرنے کے لئے کمر تک گڑھے میں اتار لیا گیا اور سنگ باری کا عمل شروع ہونے لگا تو بادشاہ نے آگے بڑھ کر آپ سے نہایت رازداری میں احمدیت سے توبہ کرنے کی التجا کی کہ اس کے نتیجہ میں مَیں تمہیں موت سے بچالوں گا لیکن آپ نے کمال صدق کا نمونہ دکھاتے ہوئے اسے رد کر دیا اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی سپرداری میں دیتے ہوئے زندگی کے آخری لمحوں میں یہ دعا پڑھی انت ولیّ فی الدنیا والآخرۃ ......ترجمہ تو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زُمرہ میں شامل کر۔ یہ دعا بھی سورۃ یوسف کی ہی آیت نمبر 102 ہے۔

سالوں بیت گئے یہاں جلسہ پر مکرم سلیم ناصر صاحب سے غائبانہ تعارف کی بنا پر کھڑے کھڑے چند لمحوں کی ملاقات ہوئی میں نے چنیوٹ وکلاء کی چاہتوں اور نیک تمناؤں کا ذکر کیا۔ بے حد اپنائیت اور جاذبیت سے مجھے گلے لگا لیا۔ ان کے حسن اخلاق کی خوشبو میرے روح و بدن میں سرایت کر گئی۔ میں اُن سے عمر، مرتبے اور کم مائیگی کے باعث کہیں چھوٹا تھا لیکن ان کی عظمت تھی کہ اس کے باوجود مجھے بے پناہ پیار سے ملے۔ آپ کے دوسرے بھائی مکرم ملک نعیم احمد صاحب سے شاگردی کا رشتہ رہا ہے۔ جب آپ بی ایس سی کا امتحان دے کر رزلٹ کے انتظار میں تھوڑے عرصہ کے لئے ٹی آئی ہائی سکول میں استاد مقرر ہوئے۔ یہ وہ دور تھا جب مکرم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔ ہماری کلاس میں ماورائے نصاب ان کے غیر نصابی مشاغل از قسم بیت بازی وغیرہ زیادہ ہوتے تھے۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک اور اپنے شاگردوں میں ہر دلعزیز استاد تھے۔ بہت سالوں کے بعد 1986ء میں مجھے امریکہ جانے کا اتفاق ہوا۔ جمعہ کی نماز پر بیت الذکر میں ان سے ملاقات ہوگئی۔ تعارف ہوتے ہی فوراً پہچان گئے بڑی بشاشت قلبی سے ملے۔ سکول کے زمانے کی یادوں کے جہانوں کے جہان کھلتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے اور ان سب کو نسل در نسل اپنے عظیم بزرگ باپ کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے۔ جو اپنے عمل سے یہ پیغام دے گئے ہیں کہ ؎

ہم سرافراز ہوئے رخصت ہے آپ سے بھی امید بہت
یہ یاد رہے کس باپ کے بیٹے ہیں کس ماں کے جائے ہیں

یاد رکھے گا زمانہ......

پیارا مہدی تھا خلافت کا فدائی اور غلام
خدمتِ انسانیت کرتا رہا وہ صبح و شام

ارضِ ربوہ پر بہا کر خون اپنا اے طبیب
مل گیا تجھ کو شہادت کا بڑا اونچا مقام

اُس نے اپنے خانداں کا نام اونچا کر دیا
اور شہیدوں کے گروہ میں ہے لکھایا اپنا نام

سینچا ہے اُس نے لہو سے احمدیت کا جو باغ
وہ بڑھے گا اور پھولے گا جہاں میں تیز گام

میرا مولا اُس پہ اپنی رحمتیں نازل کرے
یاد رکھے گا زمانہ اس کی قربانی مدام

ہے دعا مومن کی مولیٰ اس سے راضی ہو ہمیش
جنت الفردوس میں اس کو ملے اعلیٰ مقام

خواجہ عبدالمومن ناروے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم مسعود احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار نے مبارک پورہ ضلع نارووال کے ایک خادم عدیل احمد، تین لجنات مصباح سالک، اقراء سالک اور مشاء اسرار کو صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت پائی۔ مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع نارووال نے مورخہ 13 نومبر 2014ء کو بعد از نماز فجران سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی باقاعدہ تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن کے نور سے منور کرے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم طاہر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ سیرالیون تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی ہانیہ طاہر عمر 8 سال کی تقریب آمین مورخہ 15 نومبر 2014ء کو بعد نماز مغرب احمدیہ بیت الذکر مکینی میں منعقد ہوئی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ عمرانہ طاہر صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم سہیل احمد بٹ صاحب محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ روبینہ سہیل صاحبہ کا لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں پتھری کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہ نواز باجوہ صاحب مرحوم بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ روبصحت ہیں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم حمید اللہ صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ لکھتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ روبصحت ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس انصار اللہ ضلع میرپور خاص)

❁ مکرم شبیر احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع میرپور خاص تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 نومبر 2014ء کو نظامت ضلع مجلس انصاراللہ میر پور خاص کو ایک روزہ سالانہ تربیتی پروگرام کروانے کی توفیق ملی۔ اجتماع کا افتتاحی سیشن صبح 10 بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم امیر جماعت احمدیہ ضلع میر پور خاص نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ جس کے بعد ورزشی مقابلہ جات گولہ پھینکنا اور کلائی پکڑنا ہوئے۔

اختتامی سیشن کا آغاز 12:30 بجے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ پاکستان نے شاملین اجتماع سے خطاب کیا۔ پھر خاکسار نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا جس کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 171 تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم آصف مجید صاحب کارکن وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم وسیم احمد رانا صاحب چک نمبر 22GD ضلع اوکاڑہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 3 ستمبر 2014ء کو ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت شافیہ وسیم عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی عظیم تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب صدر صاحب جماعت چک 22GD ضلع اوکاڑہ کی پوتی اور مکرم ناصر احمد جنجوعہ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ خادمہ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

فضل عمر ہسپتال کا اعزاز

❁ مکرم منیر احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 تا 23 نومبر 2014ء کو لاہور میں بچوں کے امراض کی بین الاقوامی کانفرنس 22nd Biennial International Paediatric Conference منعقد ہوئی۔ اس میں شعبہ پیڈز فضل عمر ہسپتال میں ہونے والی ریسرچ پر مشتمل ریسرچ پیپر پیش کیا گیا۔ اس کا عنوان Temperature in Neonatal Sepsis and its association with Mortality تھا۔ کانفرنس میں ہسپتال کی طرف سے یہ پیپر مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب نے پیش کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر تمام ریسرچ پیپرز کے جائزہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال کے ریسرچ پیپر کو تیسری پوزیشن کا حقدار قرار دیا گیا۔ Neonatal Sepsis کی بیماری پر فضل عمر ہسپتال میں ایک تسلسل سے ریسرچ کی جا رہی ہے۔ حال میں ہی ایک اور ریسرچ پیپر WBC count in culture proven and probable neonatal sepsis and its association with mortality میڈیکل ریسرچ کے جریدے Pakistan Paediatric Journal میں اشاعت کیلئے منظور کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ دارالعلوم غربی خلیل اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل پاؤں پر شدید چوٹ لگنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم حافظ عبدالنور صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم صفوان احمد صاحب معدے کی خرابی کی وجہ سے تین چار روز سے بیمار ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم حافظ جری احمد ورک صاحب صدر جماعت قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب نمبردار ابن مکرم چوہدری عنایت علی ورک صاحب آف قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ مورخہ 13 نومبر 2014ء کو تقریباً 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 14 نومبر 2014ء کو محترم ڈاکٹر محمد اکرام صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے قیام پور ورکاں میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم نے عین جوانی میں قبول احمدیت کے بعد نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق پائی۔ مورخہ 15 نومبر 2014ء کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے احاطہ میں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے قبول احمدیت کے بعد ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ مرحوم بلاشبہ ایک باثمر داعی الی اللہ، خلافت احمدیہ سے مثالی محبت، ذاتی تعلق، اور عشق و وفا کا نمونہ، دریا دل، مخلوق خدا کی ہمدردی میں ہمہ وقت کمربستہ اور عبادت الٰہی اور تلاوت قرآن کریم کے شوقین اور پابند وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 9 بچوں سے نوازا، جن میں سے 8 بچے بوقت سفر آخرت موجود تھے۔ مرحوم بھرپور زندگی گزار کر اپنی 90 کے قریب اولاد، در اولاد اور در اولاد کی خوشیاں اور دینی و دنیاوی کامیابیاں دیکھ کر خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں بلند مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کی تمام نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ہمدردی مخلوق

❁ حضرت مسیح موعود شرائط بیعت کی شرط نہم میں فرماتے ہیں۔

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160)

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت مفت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ میں ہسپتال کی مد ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

انٹرنیٹ کے چند آن لائن سپرسٹورز

دنیا بھر میں انٹرنیٹ کے ذریعے اشیاء کی خریداری کا رجحان بڑھ رہا ہے، کیونکہ یہ آسان طریقہ ہے اور پاکستان میں بھی ایسے آن لائن سٹور وجود میں آچکے ہیں جو پاکستانیوں کو مختلف اشیاء کی تفصیل فراہم کرتے، پھر آرڈر لیتے اور مطلوبہ شے گھر تک پہنچا دیتے ہیں۔ ذیل میں چند بڑے سٹوروں کا تعارف پیش ہے۔

ہوم شاپنگ ڈاٹ کام

اس میں موبائل فونز گھڑیوں، کیمروں اور دیگر الیکٹرونکس آلات، ملبوسات اور زیورات کی وسیع ورائٹی موجود ہے۔ ویب سائٹ کا انٹرفیس دوستانہ اور آرڈر دینے کا طریق کار بھی بہت آسان ہے۔ ہوم شاپنگ کی خصوصیات یہ ہیں کہ پاکستان میں اس کے ارکان ایمیزن ڈاٹ کام اور ای بے سے بھی اشیاء خرید سکتے ہیں۔ آرڈر دینا آسان ہے۔ ایک شے پسند کیجئے، اس کی قیمت ادا کیجئے اور وہ پاکستان کی کسی بھی جگہ آپ تک پہنچ جائے گی۔ آپ چاہیں تو ڈلیوری کے وقت بھی رقم ادا کر سکتے ہیں۔

شاپ ہائیو ڈاٹ کام

پاکستانیوں میں یہ آن لائن سٹور بھی مقبول ہے جو 2006ء سے کام کر رہا ہے۔ اس میں زیادہ تر الیکٹرونکس سامان برائے فروخت موجود ہے۔ اس میں بھی خریداری کا طریق کار سادہ ہے۔ سٹور اپنے باقاعدہ گاہکوں کو کئی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

او ایل ایکس ڈاٹ کام

یہ پاکستانی دنیائے انٹرنیٹ میں آنے والا نیا آن لائن سٹور ہے۔ تاہم اس نے لاکھوں پاکستانیوں کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی ہے۔ او ایل ایکس ڈاٹ کام بڑی نیٹ کمپنی ہے اور دنیا کے 96 ممالک میں 45 زبانوں میں اس کی ویب سائٹس موجود ہیں۔ اس سٹور کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ استعمال کنندہ کو کلاسیفائیڈ اشتہاروں کی مفت جگہ فراہم کرتا ہے۔ استعمال کنندہ تصاویر اور ویڈیو کے ذریعے اپنا اشتہار خوبصورت و جاذب نظر بناتا ہے۔ اس سٹور میں کوئی بھی اپنی شے بیچ یا دوسروں کی اشیاء خرید سکتا ہے۔ او ایل ایکس ڈاٹ کام کے شعبہ جات میں کاریں، رئیل اسٹیٹ، ملازمتیں اور گھریلو سامان نمایاں ہیں۔

شاپ اے ہولک ڈاٹ کام

یہ آن لائن ویب سائٹ گاہکوں کو باورچی خانے میں استعمال ہونے والے برقی آلات، ویڈیو پلیئر، استریاں، دفتری سامان، ہارسنگھار کی چیزیں اور سپورٹس کا سامان فروخت کرتی ہے۔ شاپ اے ہولک ڈاٹ وقتاً فوقتاً اپنے گاہکوں کو خصوصی ڈیل کی بھی پیشکش کرتی ہے۔ تب کسی شے کی قیمت 25 تا 50 فیصد کم کی جاتی ہے۔

دی مارٹ ڈاٹ کام

پاکستان کے ایک اور عمدہ آن لائن سٹور دی مارٹ ڈاٹ کام کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنے گاہکوں کو معیاری اشیاء مناسب دام پر فروخت کرتا ہے۔ اس سٹور میں جدید ترین برقی اشیاء مثلاً کیمرے، لیپ ٹاپ، پرنٹر، موبائل فون، ایم پی تھری پلیئر وغیرہ دستیاب ہیں۔ پسند کی گئی شے منگوانے اور رقم کی ادائیگی کا طریق کار بہت آسان ہے۔

بیلی سٹی ڈاٹ کام

یہ پاکستان کا قدیم ترین آن لائن سٹور ہے۔ جو 2001ء میں منظر عام پر آیا۔ اس ویب سائٹ پر تقریباً 30 ہزار اشیاء برائے فروخت موجود ہیں۔ ان میں الیکٹرونکس سامان شامل ہے۔ بیلی سٹی ڈاٹ کام میں استعمال کنندگان 4 مختلف طریقوں سے آرڈر دے سکتے ہیں۔ اس ویب سائٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ گاہک چاہے، تو بیلی سٹی ڈاٹ کام کے نمائندے سے چیٹ بھی کر سکتا ہے۔

شاپر ڈاٹ کام

پاکستانیوں میں مقبول ایک اور آن لائن سٹور شاپر ڈاٹ کام میں زیادہ تر الیکٹرونکس اشیاء برائے فروخت موجود ہیں، مثلاً کمپیوٹر، کیمرے، موبائل فون وغیرہ۔ یہ سٹور بھی اپنے گاہکوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ اپنی اشیاء مفت بیچ سکیں۔

ٹی سی ایس کونیکٹ ڈاٹ کام

ایک نیا آن لائن سٹور جو حال ہی میں پاکستانی منظرنامے میں داخل ہوا ہے۔ اسے سامان کی نقل و حمل کرنے والے مشہور ادارے، ٹی سی ایس نے شروع کیا ہے۔ ابھی تجرباتی دور سے گزر رہا ہے، لیکن مستحکم کمپنی کی سرپرستی کے باعث اس کی ترقی کے بہت مواقع ہیں۔ ٹی سی ایس کونیکٹ ڈاٹ کام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ لیپ ٹاپ، ٹیبلیٹس، موبائل فونز اور ویڈیو گیمز پر 90 دن کی حادثاتی انشورنس مفت فراہم کرتا ہے۔ اس میں بھی دستیاب بیشتر اشیاء الیکٹرونکس ہی ہیں۔

سائمبوس ڈاٹ کام

یہ ایک مشہور آن لائن سٹور ہے۔ یہ اپنے ہاں آنے والوں کو سینکڑوں اشیاء مثلاً کھلونے، ویڈیو گیمز، اسلامی کتب و ملبوسات، کھیلوں کا سامان وغیرہ دکھاتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر خریدار ڈلیوری کے وقت نقد رقم ادا کرے تو اسے سامان مفت بھجوایا جاتا ہے۔ مزید براں گاہک چاہے، تو اُسے پاکستان بھر میں کہیں بھی سامان 24 گھنٹے کے اندر مل جاتا ہے۔ سائمبوس ڈاٹ کام رعایتی نرخوں پر بھی مخصوص اشیاء فروخت کرتا ہے، نیز "بنڈل" پیشکش بھی اکثر ملتی ہے۔ اس پیشکش میں باورچی خانے، دفتر یا غسل خانے کی متفرق اشیاء نسبتاً سستے داموں اکٹھی کر دی جاتی ہیں۔

گلیکسی ڈاٹ کام

یہ بھی پاکستان کا اہم آن لائن خریداری مرکز ہے۔ تاہم اس ویب سائٹ میں زیادہ تر ٹیکنالوجیکل اور الیکٹرونکس اشیاء ہی برائے فروخت موجود ہیں۔ اس سٹور کا لے آؤٹ سادہ ہے، تاہم ہر شے کی قیمت اور خصوصیات درج ہیں۔ کسی کو کوئی چیز پسند آئے، تو وہ ایس ایم ایس یا ای میل کے ذریعے اپنا آرڈر بھجواتا ہے۔ اگر شے موجود ہو، تو گاہک کو کہا جاتا ہے کہ وہ فہرست میں درج کسی بھی بینک میں مطلوبہ رقم جمع کرا دے۔ بعدازاں ایک دو دن میں شے یا اشیا گاہک کے پاس پہنچ جاتی ہیں۔ تاہم منگوانے کا خرچ گاہک ہی برداشت کرتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 13 نومبر 2014ء)

چینی ثقافتی اہمیت کا ایک درخت

جنکو بلوبا نامی درخت کا آبائی وطن چین ہے جو ایشیاء میں ثقافتی اہمیت کی ایک طویل تاریخ رکھتا ہے۔ کنفیوشس نے کہا تھا کہ اس کی تعلیمات اس درخت کے نیچے بیٹھ کر دی جائیں، اس کی وجہ سے چینی روایت میں اس کا احترام کیا جاتا ہے۔ یہ درخت روایتی طور پر جاپان، چین، گلگت، افغانستان اور ایران میں بھی پائے جاتے ہیں یہ دل آویز درخت مادہ اور نر دونوں شکلوں میں بھی پائے جاتا ہے۔ نر درخت کو مادہ سے بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ چین میں اس کے پھل کو "نقرئی خوبانی" کا نام دیا جاتا ہے۔

اس کی گٹھلی گری دار میوے کے طور پر جانی جاتی ہے اور اسے بھون کر کھایا جاتا ہے۔ جب اسے بھونا جاتا ہے تو اس کا ذائقہ شاہ بلوط یا دیا دیودارنٹ جیسا ہوتا ہے۔ روایتی چین اور جاپانی کھانوں میں اس کے بیج شامل کئے جاتے ہیں۔

طبی خواص

روایتی چینی طب میں اسے بطور دوا صدیوں سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ چینی طب میں اسے تپ دق، دمہ، پرانی کھانسی، رگوں کے پھولنے، السر، خونی بواسیر اور یادداشت کو بہتر بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اسے عام کمزوری دور کرنے کے لئے بھی بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے پتوں کو بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں صرف پتوں ہی میں 40 سے زائد کیمیائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

چین میں اسے دل کے امراض کے ساتھ ساتھ ڈپریشن کے خاتمے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دوران خون خصوصاً دماغ میں خون کے دورانئے کو بہتر اور دماغ میں آکسیجن اور گلوکوز کی فراہمی بہتر کرتا ہے۔

(ڈالڈا کا دسترخوان نومبر 2014ء)

ربوہ میں طلوع و غروب یکم دسمبر

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم دسمبر 2014ء

6:30 am	بستان وقف نو
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	سنگاپور میں ایک استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2013ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

وردہ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔
کاٹن 3P،4P لیلن، کھدر، لیز سردیوں کی ورائٹی پر سیل جاری ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد 0302-7682815

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P.C.R.C.H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10